سید سبط الحسن ضیغم

پنجاب کے منفرد تذکرہ نویس

شریف احمد شرافت نوشاہی مرحوم

پنجاب دنیا کا وہ غیر معمولی اور منفرد خطہ ہے جس کا ہر عہدِ تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ دنیا کی قدیم ترین اور پہلی کتاب رِگ وید، اہلِ پنجاب ہی کے قلم کا شاہکار ہے، اور دنیا کا پہلا صرف و نحو کا مرتب پانینی بھی پنجاب ہی کا فرزند تھا۔ ٹیکسلا یونیورسٹی اور اس کے اساتذہ کو تو اس میں انفرادیت حاصل تھی۔

یونانی، ایرانی اور عرب جب آئے تو علم و فن کے نئے انداز ساتھ لائے، مگر انگریز نے ۱۸۴۹ء میں پنجاب پر قبضہ کرتے ہی پرانی مسند لپیٹ دی۔ علم و فن اور درس و تدریس کی شمعیں گل کردیں۔ پھر بھی پنجاب میں ماضی کے علم و ادب، فکر و فن، درس و دانش کے کچھ نہ کچھ اثرات موجود رہے۔ نور احمد چشتی، مفتی غلام سرور لاہوری، غلام محی الدین بوٹے شاہ، مولوی غلام رسول عالم پوری، میاں محمد بخش، خواجہ غلام فرید چاچڑوی، مولانا عبدالعزیز پرہاروی، حافظ محمد لکھوی، محمد عزیز الدین المتوطن بہاول پور، مولانا ثناء اللہ امرتسری، عبداللہ چکڑالوی، مولانا حسین علی واں بھچراں، مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی، حافظ احمد علی کوہاڑہ، مولانا عبدالمالک گجراتی، سید میر کھی شاہ گولڑوی، سنت گوردیت سنگھ آلومہاری، حکیم غلام حسین ساہووالوی، مولانا فیروز ڈسکوی، مفتی امام بخش بٹالوی، پنڈت خدا بخش امرتسری، پنڈت علی بخش امرتسری، پیرزادہ محمد حسین، رشونا تھ لوگی، بشن وید لاہوری، غلام غوث گوجرانوالوی، فضل حسین جہلمی، حکیم قادر بخش احمد آبادی، پادری شہباز، مولوی محمد حسین احمد آبادی، وید چندر بھان چنیوٹی، منشی غلام حسین کیلوی، مولوی غلام رسول عادل گڑھی، محمد علی راجن پوری، پنڈت حکیم برکت رام لونا روی، شوکت مرزا مواحد جالندھری، کھیم راج کوشیر راہوں، غیاث الدین لدھیانوی، علامہ اقبال مرحوم جیسے شاعر، ادیب، دانش ور، صرفی، نحوی، مفسر، محدث، حکیم، وید، طبیب، مدرس، پنڈت، بھائی، پادری، گیلانی، ریاضی دان، مہندس، منطقی، فلسفی، متکلم، کاتب، مؤرخ، تذکرہ نویس، گائیک، مصور، جراح، عربی، فارسی، سنسکرت،

ہندی، پنجابی کے ماہر، لسانیات کے استاد، لغت کے امام اور دوسرے علوم کے فضلا، پنجاب کے اسی عہد کی چند شخصیات ہیں، جنھوں نے اپنے فن اور علم کے جاوداں نقوش چھوڑے ہیں۔ پنجاب کا ہر گاؤں ایک مثالی درس گاہ تھا، جس کی پاٹھ شالاؤں، دھرم سالوں، گوردواروں، مکتبوں، مدرسوں اور مسجدوں میں مذکورہ بالا تمام علوم پڑھائے جاتے تھے۔

انگریزی عہد کے پنجاب میں بھی ماضی کے اثرات کی وجہ سے بہت قدآور شخصیات پیدا ہوئیں۔ شریف احمد شرافت انھی میں سے ایک ہیں۔ معروف مؤرخ حکیم محمد موسیٰ، شرافت نوشاہی کے بارے میں لکھتے ہیں:

"ان عظمتوں کے ساتھ حضرت شرافت ظاہری علوم و فنون میں بھی ایسے باکمال ہیں کہ ان کے علوم کی گہرائی، گیرائی اور ان کے بے مثل علمی و تحقیقی کارناموں کو دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے، اور آج سے صدیوں پہلے کے علما و فضلا اور مصنفین کی علمی کاوشوں کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔"[۱]

شریف احمد شرافت اپنے بارے میں یوں رقم طراز ہیں:

"میرا نام شریف احمد، تخلص و لقب شرافت، کنیت ابوالظفر ہے۔ میری پیدائش ۱۹ شعبان ۱۳۲۵ھ / ۲۸ ستمبر ۱۹۰۷ء - ۱۳ اسوج ۱۹۶۴ب کو بمقام ساہن پال شریف تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں ہوئی۔"[۲]

شرافت صاحب نے اپنے جدِ بزرگوار محمد شاہ سے قرآن مجید اور ابتدائی فارسی کتب پڑھیں اور بقول خود عربی اپنے والد صاحب سے پڑھی اور فن کتابت مولوی محمد حسین مبارک رقم عادل گڑھی سے سیکھا۔ کتابت میں نفیس رقم تخلص چنا۔ اپنے والد کے ہاتھ پر سلسلۂ قادریہ نوشاہیہ میں بیعت کی اور انھی کے خلیفہ و جانشین ہوئے۔[۳]

شرافت صاحب نے جوانی میں کتابت کا پیشہ اختیار کیا۔ جب ۱۹۲۸ء میں پھالیہ میں احمد یار مرالوی کی کتابوں کی اشاعت کا پروگرام چند علم دوست اور احمد یار کے خاندان کے افراد نے بنایا تو کتابت کا کام شریف احمد شرافت ہی نے کیا۔ چنانچہ دیگر کتابوں کے علاوہ انھوں نے ہیر احمد یار کی کتابت بھی کی، جس سے ایک اچھے کاتب کے طور پر متعارف ہوئے۔

شریف احمد شرافت سلسلۂ نوشاہیہ کے بانی حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش (۱۶۵۴-۱۵۵۲ء) کی نسل

۱۔ شریف التواریخ، ص ۱۸۳۱۔ جلد دوم حصہ دوم

۲۔ ایضاً، ص ۱۸۳۹

۳۔ ایضاً، ص ۱۸۴۰

سے ہیں جو حضرت سلیمان نوری قادری کھلوالی کے جانشین، خلیفہ اور مرید تھے۔ ان سے قادری سلسلے کی ایک نئی شاخ نوشاہیہ وجود میں آئی۔

تصوف کے دوسرے صوفی سلاسل چشتی، قادری، سہروردی، نقشبندی کے بالمقابل یہ سلسلہ پنجاب میں پیدا ہوا، اور یہی وہ سلسلۂ سلوک ہے، جس نے دوسرے سلاسل کے برعکس بہت زیادہ مقامی اثرات قبول کیے۔ منقول ہے کہ حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے خلفا میں پنجابی رومانی داستان مرزا صاحباں کا اہم ترین کردار مرزا بھی شامل ہے، جو آپ ہی کی دعا سے پیدا ہوا۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اس سلسلے کو ظاہر پرست طبقے میں مقبولیت حاصل نہ ہوئی اور وہ ان سے ناخوش ہی رہا، جیسا کہ شیخ رحمٰن شاہ سکنہ بھڑی شاہ رحمٰن اور مشہور پنجابی شاعر حافظ برخوردار سکنہ بچہ چیٹھہ کے مشہور جھگڑے سے نشان دہی ہوتی ہے۔ اسی طرح ان کے اشغال و حال پر بھی مقامی رنگ کی چھاپ انتہائی گہری اور اَن مٹ ہے۔ نوشاہی درویش، کیف و مستی اور بے خودی کے عالم میں رقص کرتے ہیں، دھمال ڈالتے ہیں اور "حال" کھیلتے ہیں، ان میں مستی اور سرشاری اس حد تک ہوتی ہے کہ انھیں الٹا لٹکا دینے کی "ترشی" بھی عام حالت میں انھیں واپس نہیں لا سکتی۔ بعض نوشاہی درویش نشہ آور اشیا کے استعمال سے بھی دریغ نہیں کرتے، ضلع گجرات میں اس سلسلے کی اور بہت سی شاخیں پیدا ہوئیں۔

شرافت صاحب نے نوشاہی سلسلے کے درویشوں کو شریعت کے حصار میں لانے کی کوشش کی، مگر جنھیں شریعت کی راہ پر لانا چاہا، انھوں نے اسے ظاہر پرستی قرار دے کر اپنی سابقہ ڈگر اور پندار کو قائم رکھا، اور ان کی بھرپور مخالفت کی۔ شرافت صاحب نے کتابت کا پیشہ اختیار تو کر لیا، لیکن جب صوفی درویشوں کی تعلیمات کا گہری نظر سے مطالعہ کیا اور ان کے ملفوظات سے رہنمائی حاصل کی تو طبیعت انھیں تالیف و تصنیف کی جانب لے گئی، اور مرتے دم تک وہ اس عظیم شغل میں مصروف رہے۔ اگرچہ شروع میں مناظرہ بازی کا شوق ان کی راہ روک لیتا تھا، لیکن واجبی دلچسپی کے بعد یہ بحث و مباحثہ اور مجادلے کی دنیا سے ہمیشہ کے لیے نکل گئے۔ مگر جب اس شوق کی آبیاری کے لیے کسی گاؤں جاتے تو انھیں اس گاؤں کی تاریخ، وہاں کے افراد، اہلِ علم، صاحبانِ سیف و قلم اور ان کے کارنامے اپنی جانب کھینچ لیتے۔ انہی معلومات کی کثرت کو انھوں نے اپنی کتابوں کا حصہ بنایا۔ شرافت صاحب گاؤں گاؤں گھومتے۔ وہاں کے مقابر کی زیارت کرتے، مساجد میں نماز پڑھتے، اہلِ علم گھرانوں کے

کتب خانوں سے استفادہ کرتے اور نادر و نایاب گوہر نکال کر اپنی بیاض کا حصہ بنا لیتے۔ کوئی خطی نسخہ کتنا ہی بدخط، شکستہ اور کرم خوردہ کیوں نہ ہو، وہ اسے پڑھنے اور نقل کرنے کی جس مہارت اور قدرت سے بہرہ ور تھے، ان کے معاصرین میں شاید ہی کوئی ان کا اس میدان میں حریف بن سکے۔ کئی نایاب قلمی نسخوں کی نقلیں انھوں نے اپنی ذاتی لائبریری کے لیے تیار کیں۔

شرافت نوشاہی نے تاریخ، تذکرہ، تفسیر، تصوف، حدیث، فقہ، تراجم، ادب، رجال، طب، انشا، مجادلہ کے موضوع پر پنجابی، اردو، عربی اور فارسی چاروں زبانوں میں نظم و نثر میں ۲۴۰ سے زائد کتابیں تالیف و تصنیف کیں۔

تاریخ و تذکرہ میں سنین کو اوّل حیثیت حاصل ہے اور اسی طرح جدید تذکرہ نویسی اور تاریخی ترتیب کے تقاضے بڑھ گئے ہیں۔ یورپی اقوام نے تحقیق و تدقیق کے لیے نئے نئے زاویے بنائے ہیں، اگرچہ شرافت صاحب یورپی زبانوں سے نابلد ہونے کی وجہ سے ان میں سے ایسے مواد کی موجودگی سے استفادہ نہیں کر سکے، مگر ان کی تصانیف یورپی علما کے بنائے ہوئے معیار پر بہت حد تک پوری اُترتی ہیں، جو انھیں ایک بلند پایہ اور منفرد تذکرہ نویس اور محقق کے طور پر زندہ رکھیں گی۔ تاہم ان کے تحقیقی نتائج سے اختلاف بھی کیا گیا ہے اور ان اختلاف کرنے والوں میں خود میں بھی شامل ہوں۔ مثلاً حضرت نوشہ گنج بخش کی گوت کیا تھی۔ سادات علوی کا مسئلہ یا پھر قطب شاہ حضرت حنفیہ بن حضرت علی کی نسل میں سے تھے یا حضرت عباس علم دار کی اولادِ بابرکت میں سے ؟ یا وہ تھے بھی یا نہیں، کھوکھر عربی گوت ہے، یا یہ سکندر مقدونی کے حملے کے وقت بھی پنجاب میں موجود تھے اور پھر گنج شریف حضرت نوشہ گنج بخش کی تخلیق ہے یا اس کے مصنف فقیر غلام محی الدین المعروف نوشہ ثانی ہیں یا کون کون نوشاہی بزرگ اصحابِ تصنیف تھے ؟ یا کون سی کتاب کس کی تصنیف ہے، اور شرافت صاحب نے جو نتائج نکالے ہیں، ان کا وزن کتنا ہے ؟ ـــــ لیکن تحقیق میں کوئی آخری اور حتمی بات نہیں ہوتی۔ ایک محقق اپنی عقل و دانش اور صواب دید کے مطابق نتائج نکالتا ہے، اور دوسرے محقق کی سوچ اور اندازِ فکر اس سے بالکل الٹ ہوتا ہے، جس کی وجہ سے اتفاق اور عدم اتفاق کی راہیں نکلتی رہتی ہیں اور یہ اختلافی راستے کسی اہلِ قلم یا مؤرخ کے تمام تخلیقی کام اور مواد کی اہمیت کو کم نہیں کر سکتے، اس لیے متذکرہ بالا تمام سوالات اہمیت رکھنے کے باوجود بھی شرافت صاحب کے مقام و مرتبہ اور کام کی

عظمت کو کم نہیں کر سکتے۔

شرافت صاحب کا سب سے جامع کام شریف التواریخ ہے، جو بظاہر سلسلۂ نوشاہیہ کی تاریخ ہے، لیکن ایک انداز سے یہ پنجاب کی علمی، ادبی اور ثقافتی تاریخ ہے، جس کے ذریعے ہم پنجاب کے ان فرزندوں سے پوری طرح متعارف ہوتے ہیں، جن کے بارے میں ہمارے پاس معلومات نہ ہونے کے برابر تھیں اور بعض شخصیات تو ہمارے لیے بالکل نئی ہیں، جو شرافت صاحب نے گاؤں گاؤں کی سیاحت کے دوران کھود نکالیں۔ اہلِ پنجاب ان کے اس کارنامے کی وجہ سے ہمیشہ ان کے احسان مند رہیں گے، اور شریف اقوام اپنے ایسے محسنوں اور فرزندوں کو ہمیشہ احترام و خلوص سے یاد کرتی ہیں۔ شرافت صاحب رجالِ پنجاب سے شاید سب سے زیادہ باخبر اہلِ قلم ہیں۔

شرافت صاحب کی تصانیف و تالیفات کی فہرست حسب ذیل ہے جو متذکرہ بالا رائے قائم کرنے میں ہماری مدد کرتی ہے:

تفسیر: ۱- دُرّ الیتیم فی فضائل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (عربی)	صفحات ۳۹	سن تالیف ۱۳۵۷ھ
۲- علوم القرآن (اردو)	۲۰۰	۱۳۶۳ھ
حدیث: ۳- الروض الجنان فی احادیث سید الانس والجان (صلی اللہ علیہ وسلم)	۴۸	۱۳۷۹ھ
فقہ: ۴- انوار السیادت فی آثار السعادت	۲۰۴	۱۳۷۵ھ
۵- تحفۃ المحبین فی جواز سماع العاشقین	۹۷	۱۳۵۳ھ
۶- سعادۃ العلویہ	۱۵۳	۱۳۷۹ھ
۷- صحیفہ مسائل (شاہدیات)	۲۲۰	۱۳۷۵ھ
۸- نقشبندیوں میں سجدۂ تعظیم	۳۶	۱۳۷۶ھ
۹- وعظ نوشاہی	۳۵	۱۳۵۹ھ
مناظرہ: ۱۰- سجادہ نشین	۱۷۰	۱۳۴۹ھ
۱۱- مناظرہ شیعہ سنی	×	۱۳۵۰ھ
۱۲- ظفر حنفیہ بر فرقۂ مرزائیہ	۹۷۰	۱۳۶۱ھ
۱۳- فیصلہ حقہ	۱۲	۱۳۴۹ھ

۱۴۔ کشف الحقائق	۲۴	۱۳۸۰ھ
۱۵۔ مرآۃ الحق	۴۵	۱۳۵۱ھ
(تص)وف: ۱۶۔ اثبات صحبۃ الحسن مع الامام ابی الحسن	۳۰	۱۳۸۷ھ
۱۷۔ الاسرار والمعارف	۱۶	۱۳۹۰ھ
۱۸۔ برکات المحبوب فی زیارت السالک والمجذوب	۲۴	۱۳۶۹ھ
۱۹۔ جواہرات ترجمہ اردو کلمات طیبات	×	×
۲۰۔ جواہر مکنون (مطبوعہ)	×	×
۲۱۔ خزائن الاسرار	۱۵۴	۱۳۷۵ھ
۲۲۔ ذخائر الجواہر فی بصائر الزواہر	۷۰	۱۳۷۱ھ
۲۳۔ ضیاء العارفین (مجالس نوشاہی)	۱۰۴	۱۳۶۶ھ
۲۴۔ فیض چشتیہ (فارسی)	۳۲	۱۳۵۷ھ
۲۵۔ کلمات طیبات	۱۰۱	۱۳۷۷ھ
۲۶۔ ارشادات سلیمانیہ	۲۱	×
۲۷۔ کلمات قدسیہ (مطبوعہ)	۳۴	۱۳۴۶ھ
۲۸۔ کنز المعرفت (ملفوظات نوشاہیہ) جلد اوّل	۴۴۴	۱۳۶۳ھ
۲۹۔ کنز المعرفت جلد دوم	۶۷۷	۱۳۶۵ھ
۳۰۔ کنز المعرفت جلد سوم	۵۷۲	۱۳۷۰ھ
۳۱۔ کنز المعرفت جلد چہارم	۵۲۸	۱۳۸۴ھ
۳۲۔ گوہر آب دار	۱۵	۱۳۶۸ھ
۳۳۔ لطائف الاشارات (مطبوعہ)	۱۱	۱۳۷۴ھ
۳۴۔ ہدایت السالکین (معمولات نوشاہی)	۱۰۰	۱۳۶۵ھ
تاریخ وتذکرہ: ۳۵۔ اعجاز التواریخ۔ فارسی منظوم	۳۰۰	۱۳۸۶ھ
۳۶۔ اعداد التاریخ	۲۱۲	×

کتاب	صفحات	سنہ
۳۷۔ تاریخ ساہن پال	۷۰۰	۱۳۸۲ھ
۳۸۔ تاریخ سلاطین	۲۰۰	۱۳۹۲ھ
۳۹۔ تذکرہ نوشہ گنج بخشؒ (مطبوعہ)	۱۹۲	۱۳۹۶ھ
۴۰۔ تاریخ عباسی دو حصے	۵۶۶	۱۳۵۴ھ
۴۱۔ واقعاتِ جنگِ ۱۹۶۵ء پاک و ہند	×	۱۹۶۵ء
۴۲۔ حیاتِ نوشہ گنجؒ کے ماخذ	×	مئی ۱۹۷۰
۴۳۔ شریف التواریخ جلد اول تاریخ الاقطاب (مطبوعہ)	۱۱۲+۱۳۷۵	۱۳۵۵ھ
۴۴۔ شریف التواریخ جلد دوم۔ طبقاتِ نوشاہیہ (مطبوعہ)	۱۴۸+۲۰۰۰	۱۳۸۱ھ
۴۵۔ شریف التواریخ جلد سوم تذکرۃ النوشاہیہ المعروف تحائف الاطہار (مطبوعہ)	۲۹+۵۷۱	
۴۶۔ شریف التواریخ جلد سوم لطائف الاخیار	۶۱+۳۵۴	
۴۷۔ شریف التواریخ جلد سوم معارف الابرار	۴۴+۳۲۱	
۴۸۔ شریف التواریخ جلد سوم مآثر الاخیار	۳۰+۲۳۱	
۴۹۔ شریف التواریخ جلد سوم عوارف الانوار	۲۴+۱۵۶	
۵۰۔ شریف التواریخ جلد سوم صحائف الاسرار	۳۷+۲۸۲	
۵۱۔ شریف التواریخ جلد سوم مناہج الآثار	۵۹+۳۲۸	
۵۲۔ شریف التواریخ جلد سوم شواہد الاذکار	۴۷+۲۷۶	
۵۳۔ شریف التواریخ جلد سوم فوائد الاذکار	۷۹+۴۶۰	
۵۴۔ شریف التواریخ جلد سوم عمائد الادوار	۱۲۱+۳۹۵	
۵۵۔ شریف التواریخ جلد سوم روائح الازہار	۷۹+۴۰۹	
۵۶۔ شریف التواریخ جلد سوم طوالع الاظفار	۴۰+۲۳۶	
۵۷۔ ماخذ احوال مشائخ نوشاہیہ	۴۸	۱۳۹۴ھ
۵۸۔ آثار محمد شاہی۔ تاریخ محمد شاہی	۱۱۴	۱۳۸۰ھ
۵۹۔ اذکارِ نوشاہیہ	۱۱۲	۱۳۵۴ھ

۶۰۔ ارشاد الاخیار	۱۴۰	۱۳۴۹ھ
۶۱۔ انوارِ نوشاہیہ	۳۲	۱۳۷۱ھ
۶۲۔ تحفۂ نوشاہی	×	×
۶۳۔ تذکرۃ المخدرات	۴۷۸	×
۶۴۔ عواقب المعاقب تعلیق ثواقب المناقب (فارسی)	۱۲۵	۱۳۹۴ھ
۶۵۔ تذکرہ شعرائے نوشاہیہ (ضیافت الابرار من اشعار الاخیار)	۲۱۰۰	۱۳۹۶ھ
۶۶۔ تذکرہ محمد شاہی	۹۰۰	۱۳۸۰ھ
۶۷۔ تذکرہ مصنفین نوشاہیہ	۵۰۰	۱۳۸۶ھ
۶۸۔ تذکرہ میر نواب	۵۰	۱۹۶۱ء
۶۹۔ تذکرہ نوشاہِ عالی جاہ	۶۰۰	۱۳۸۰ھ
۷۰۔ فیضانِ الٰہی ترجمہ اردو تذکرہ نوشاہی	۴۸۰	۱۳۵۲ھ
۷۱۔ جواہر نوشاہیہ	۱۲۰	۱۳۵۳ھ
۷۲۔ تذکرہ آفتاب پنجاب سیالکوٹی (ملا عبدالحکیم)	۵۲	۱۳۹۱ھ
۷۳۔ مرقات الضروریہ ترجمہ اردو مرات الغفوریہ	۱۷۲	۱۴۰۰ھ
۷۴۔ حیاتِ ربانی	۱۲۴	۱۳۷۸ھ
۷۵۔ خلیفۂ اعظم	۱۴۰	۱۳۷۸ھ
۷۶۔ ذکرِ نوشاہی (مطبوعہ)	۳۲	۱۳۸۵ھ
۷۷۔ شاہ عبدالرحمن پاک (مطبوعہ)	۴۰	۱۳۹۱ھ
۷۸۔ صحیفۂ نور	۱۰۰	۱۳۸۰ھ
۷۹۔ تبرکاتِ اوچ متبرکہ گیلانی (مطبوعہ المعارف لاہور)	×	×
۸۰۔ طرز الاولیاء (عربی)	۲۵	۱۳۷۴ھ
۸۱۔ عروۃ الوثقیٰ فی آثار المصطفیٰ	۶۵	۱۳۵۰ھ
۸۲۔ کلید بخشش	۹۴	۱۳۸۰ھ

۸۳ - مآثر الجمال	۶۸	۱۳۷۸ھ
۸۴ - مرات الامین	۷۰	۱۳۸۰ھ
۸۵ - القول المعظم فی مناقب الامام الاعظم (مطبوعہ)	۱۸	۱۹۷۵ء
۸۶ - اعلیٰ حضرت نوشاہی معاصرین کی نظر میں	۳۶	۱۳۹۷ھ
۸۷ - نوشاہ زمان	۲۲۴	۱۳۸۷ھ
فضائل ومناقب: ۸۸ - استنباہ فی القاب النوشاہ (فارسی)	۲۳۱	۱۳۷۰ھ
۸۹ - خزینۃ الکمالات	۹۶	۱۳۸۲ھ
۹۰ - خصائص القادریہ فی فضائل النوشاہیہ	۱۷۵	۱۳۷۵ھ
۹۱ - زبدۃ الکمالات	۳۹۴	۱۳۸۲ھ
۹۲ - عمدۃ المقامات	۱۵۷	۱۳۸۲ھ
۹۳ - قسطاس القادریہ بموازنہ قرطاس النقشبندیہ (فارسی)	۹۶	۱۳۶۰ھ
۹۴ - نظائر والاشباہ فی مناقب اولاد النوشاہ (فارسی)	۷۸	۱۳۵۵ھ
۹۵ - یواقیت والمرجان فی مناقب شیخ عبدالرحمٰن (فارسی)	۴۶	۱۳۵۵ھ
نسب نامے وشجرے: ۹۶ - جمہرۃ النسب کا اردو ترجمہ	×	×
۹۷ - حدیقۃ الانساب	۲۰۰۰	۱۳۵۳ھ
۹۸ - نخبۃ السلاسل	۹۵	۱۳۷۸ھ
۹۹ - سلاسل اولیاء اللہ	×	×
ذاتی حالات، مکتوبات، روزنامچے، سفرنامے: ۱۰۰ - کتاب المسطور بین الشرافت والطور	۱۸۳	۱۳۸۰ھ
۱۰۱ - مراسلۃ العظیم بین الشرافت والسلیم	۲۰۸	۱۳۷۰ھ
۱۰۲ - مقالات النورانی بین الشرافۃ والسرور الکیانی	۱۲۸	۱۳۷۰ھ
۱۰۳ - مکاتبۃ اللطیف بین الامین والشریف حصہ اول	۸۰۰	۱۳۶۲ھ
۱۰۴ - مکاتبۃ اللطیف بین الامین والشریف حصہ دوم	۳۰۰	۱۳۶۵ھ

	۱۰۵۔ مکاتیب الاطہر بین الشرافت والاختر	۳۰۶	۱۳۷۰ھ
	۱۰۶۔ مکتوباتِ شرافت	۸۱	۱۳۷۶ھ
	۱۰۷۔ مکتوباتِ شرافت - یادگارِ محبوب	۱۱۰	۱۹۵۶ء
	۱۰۸۔ مکتوباتِ شرافت	×	×
روزنامچے :	۱۰۹۔ روزنامچہ شرافت	۵۰۰	۱۳۷۲ھ
	۱۱۰۔ روزنامچہ شرافت	×	۱۹۷۰ء
	۱۱۱۔ روزنامچہ شرافت	×	۱۹۷۱ء
	۱۱۲۔ یارانِ شرافت حصہ اوّل	۲۳۲	۱۳۸۲ھ
	۱۱۳۔ یارانِ شرافت حصہ دوم	۱۶۴	۱۳۹۰ھ
	۱۱۴۔ یاران شرافت حصہ سوم	۱۴	۱۳۹۵ھ
سفرنامے :	۱۱۵۔ بیان الاسفار - (فارسی اردو)	۱۰۵۰	۱۳۹۵ھ
	۱۱۶۔ ثبات الایقان فی سفر الملتان	۹۳	۱۳۷۱ھ
	۱۱۷۔ حدائق الانوار فی زیارت السادات الابرار	۳۷۵	۱۳۵۳ھ
	۱۱۸۔ ہدیہ احباب سفرنامہ خوشاب	۴۵	۱۳۵۰ھ
	۱۱۹۔ سفرنامۂ حج	۴۹۰	۱۳۹۶ھ
اوراد وعملیات :	۱۲۰۔ شجرہ قادریہ نوشاہیہ (عربی)	×	×
	۱۲۱۔ شجرہ قادریہ نوشاہیہ صلواتیہ (بطرز دیگر)	×	×
	۱۲۲۔ شجرہ شریف نوشاہیہ منظوم - لامیہ	×	×
	۱۲۳۔ شجرہ شریف نوشاہیہ - منظوم - نونیہ	×	×
	۱۲۴۔ شریف الصلوات علی سید الکائنات (عربی) مطبوعہ	۱۰۴	۱۳۸۶ھ
	۱۲۵۔ شمس الانوار فارسی منظوم ترجمہ گنج الاسرار مطبوعہ	۱۵	۱۳۷۲ھ
	۱۲۶۔ صلوات الحسنیٰ	۲۲	۱۳۸۱ھ
	۱۲۷۔ ظہور الانوار فی زیارت النبی المختار	۲۹	۱۳۷۴ھ

	۱۲۸- فیض القادریہ فی سلسلۃ النوشاہیہ	۲۴	۱۳۷۱ھ
	۱۲۹- قادریہ دعائیں	۳۵	۱۳۷۴ھ
عملیات:	۱۳۰- افضل الاعمال	۱۲	۱۳۸۷ھ
	۱۳۱- تحفۂ محبوب	۲۴	۱۳۷۱ھ
	۱۳۲- ذخیرۂ عملیات	۱۰	۱۳۷۹ھ
	۱۳۳- عملیاتِ شرافت زاد العاملین حصہ اوّل	۱۰۰	۱۳۵۷ھ
	۱۳۴- عملیاتِ شرافت، طریق العاملین حصہ دوم	۱۸۴	۱۳۷۹ھ
	۱۳۵- وصایائے شرافت	۱۲	۱۴۰۱ھ
ادب:	۱۳۶- ارمغانِ امینیہ- فارسی، اردو	۲۰	۱۳۷۶ھ
	۱۳۷- پنجاب میں اردو غزل کی تاسیس، مطبوعہ معارف اعظم گڑھ	×	۱۳۸۹ھ
	۱۳۸- شاہد نامہ بطرز محمود نامہ (فارسی)	۱۰	۱۳۷۳ھ
	۱۳۹- ضرب الامثال (پنجابی اکھان)	۱۶۶	۱۳۵۶ھ
	۱۴۰- لطائف علمیہ مطبوعہ	۱۲۸	۱۳۷۳ھ
تحقیق و تنقید:	۱۴۱- اصلاح شجرہ شریف نوشاہی (مطبوعہ)	×	۱۳۸۷ھ
	۱۴۲- جنابِ برق کی کتاب نوشہ گنج بخش کا محاسبہ	۴۷	۱۳۹۷ھ
	۱۴۳- معارف بجواب تعارف سلسلۂ نوشاہیہ	۷۸	۱۳۹۴ھ
	۱۴۴- البرق علی البرق	۴۸	۱۳۹۵ھ
	۱۴۵- محاکمہ گلدستہ نوشاہیہ	۱۲۸	۱۳۹۵ھ
	۱۴۶- آثارِ شرافت کا تجزیہ	۳۲	۱۳۹۷ھ
	۱۴۷- نوشہ پیر مصنف برق کا تجزیہ	۴۴	۱۳۹۷ھ
	۱۴۸- نوشۂ پھل گلاب پر تنقیدی نظر	۲۷	۱۳۹۹ھ
	۱۴۹- تعیین الحدود بجواب حقیقت وحدت الوجود	۱۳۰	۱۳۹۴ھ
	۱۵۰- تنقیح الاخبار از مقدمہ چہار باغ	۷۱	۱۴۰۰ھ

۱۵۱۔ تنبیہ الجہلا، تنقیح نوشاہی شعرا	۹۷	۱۴۰۰ھ
۱۵۲۔ تصحیح الاغلاط	×	۱۳۵۰ھ
۱۵۳۔ تحقیق الاخبار من حیات السچیار	۲۳	۱۳۵۰ھ
طب: ۱۵۴۔ رموز الطب	۷۱	۱۳۷۸ھ
متفرقات: ۱۵۵۔ افکارِ شرافت (بیاض)	۷۰۶	۱۳۹۱ھ
۱۵۶۔ بشارات متعلقہ بشارت	×	۱۳۸۱ھ
۱۵۷۔ تحریرِ شرافت (بیاض)	۳۹۶	۱۳۵۰ھ
۱۵۸۔ خزینۃ العلوم (بیاض)	۴۸۶	۱۳۹۱ھ
۱۵۹۔ خزینۂ شرافت (بیاض)	۴۸۸	×
۱۶۰۔ خواب ہائے شرافت	×	۱۳۴۵ھ
۱۶۱۔ درۃ البیضا (بیاض)	۲۲۵	۱۳۹۲ھ
۱۶۲۔ دستور الاخوان	۱۷۴	×
۱۶۳۔ دستورِ شرافت (بیاض)	۱۶۴	۱۳۴۶ھ
۱۶۴۔ رویائے صالحہ	۲۸	۱۳۸۴ھ
۱۶۵۔ سفینۂ شرافت (بیاض)	۴۳۸	۱۳۶۸ھ
۱۶۶۔ فروغِ انجمن	۱۴۴	۱۳۵۸ھ
۱۶۷۔ فوائدِ شرافت (بیاض)	۲۰۰	۱۳۸۸ھ
۱۶۸۔ فوائدِ متفرقہ (بیاض)	×	۱۳۴۵ھ
۱۶۹۔ گنجینۂ شرافت (بیاض)	۶۸۲	۱۳۸۵ھ
۱۷۰۔ مبشراتِ شرافت (بیاض)	۲۴	۱۳۷۳ھ
۱۷۱۔ مخزنِ نوشاہی (بیاض)	۱۳۰	۱۳۹۲ھ
۱۷۲۔ یادگارِ شرافت (بیاض)	۱۵۰	۱۳۷۹ھ
۱۷۳۔ تفریح المؤرخین (بیاض)	۱۱۶	۱۳۸۹ھ

	۱۷۴- توضیح العلوم (بیاض)	۴۶۲	۱۳۹۷ھ
	۱۷۵- تشریح العلوم (بیاض)	۳۶۷	۱۴۰۰ھ
	۱۷۶- مقاصدِ شرافت (بیاض)	۲۵۴	۱۴۰۰ھ
	۱۷۷- مواہب العلوم (بیاض)	۵۱۲	۱۳۹۵ھ
ترتیب وتدوین:	۱۷۸- ختمات القرآن مصنف بشارت نوشاہی علوم قرآن	۳۲	۱۳۸۱ھ
	۱۷۹- صد ختم کلام اللہ۔ مصنف بشارت	۳۲	۱۳۸۱ھ
	۱۸۰- فالنامہ قرآنی۔ فارسی۔ از نوراللہ نوشاہی	۸	۱۳۶۰ھ
	۱۸۱- تفسیر نوشاہی۔ تفسیر سورہ مزمل از غلام مصطفیٰ نوشاہی	۲۲۲	۱۳۹۳ھ
فقہ:	۱۸۲- مواعظِ نوشۂ پیر المعروف نوشہ پیر دیاں سمجھاؤنیاں	۳۴	۱۳۸۸ھ
تصوف:	۱۸۳- رموزِ عشق از امام شاہ نوشاہی وزیر آبادی	×	۱۳۴۷ھ
	۱۸۴- انتخاب گنج شریف اردو۔ منسوب بہ کلیات نوشہؒ۔ مطبوعہ	۴۷۶	۱۳۸۸ھ
	۱۸۵- انتخاب گنج شریف پنجابی منسوب بہ کلیاتِ نوشہ مطبوعہ	۶۲۴	۱۳۸۹ھ
	۱۸۶- معارفِ تصوف۔ منسوب بہ کلام نوشہ مطبوعہ	۷	۱۳۷۲ھ
	۱۸۷- زاد التقویٰ منظوم مصنف غلام مصطفیٰ نوشاہی	۱۲۶	۱۳۹۸ھ
تاریخ:	۱۸۸- تاریخ نامہ قلعہ رہتاس (فارسی) مطبوعہ المعارف لاہور	×	فروری ۱۹۷۰
	۱۸۹- عیون التواریخ از غلام مصطفیٰ نوشاہی پانچ حصے	۱۰۰۰ سے زائد	۱۳۸۴ھ
تذکرہ:	۱۹۰- تذکرہ سید بشارت نوشاہی تالیف گوہر نوشاہی	۲۰	۱۳۸۱ھ
	۱۹۱- اذکار الابرار از حاجی نواب علی نوشہروی (مطبوعہ)	۱۹۲	۱۳۵۷ھ
	۱۹۲- اذکار الصالحین از محمد حیات نوشاہی شرق پوری	×	۱۳۵۲ھ
	۱۹۳- انوار الصالحین از سید معصوم شاہ گیلانی	×	۱۳۵۲ھ
	۱۹۴- تشریف الفقرا از فقیر غلام محی الدین بخاری نوشاہی نوشہ ثانی	۲۸	۱۳۹۰ھ
	۱۹۵- کتاب المناقب بعد حیات حضرات نوشاہیہ از غلام مصطفیٰ نوشاہی اوراق ۶۰۶		۱۳۹۹ھ
	۱۹۶- قصائد نوشاہی از غلام مصطفیٰ نوشاہی	اوراق ۸۳	۱۳۹۹ھ

۱۹۷- گلشنِ نوشاہی منظوم - از غلام مصطفےٰ نوشاہی — اوراق ۸۳ — ۱۳۹۹ھ

۱۹۸- روزنامچہ محمد شاہی از حافظ محمد شاہ نوشاہی — × — ۱۳۷۴ھ

۱۹۹- کشکولِ نوشاہی از فقیر غلام محی الدین بخاری نوشہ ثانی (فارسی) — × — ۱۳۸۹ھ

مکتوبات : ۲۰۰- انشائے نوراللہ، فارسی از مولانا حافظ نوراللہ نوشاہی — ۳۴ — ۱۳۸۷ھ

۲۰۱- رقعاتِ نوراللہ۔ فارسی از مولانا حافظ نوراللہ نوشاہی — × — ۱۳۸۷ھ

۲۰۲- مکتوبات نوراللہ۔ فارسی از مولانا حافظ نوراللہ نوشاہی — ۲۳ — ۱۳۶۰ھ

۲۰۳- مکتوباتِ نوشاہی - از غلام مصطفےٰ نوشاہی ساہن پالوی — ۲۵۲۴ — ۱۳۸۸ھ

۲۰۴- رقعاتِ نوشاہی - از غلام مصطفےٰ نوشاہی ساہن پالوی — ۲۲۴ — ۱۳۸۸ھ

۲۰۵- مکتوباتِ تعزیت لبشارت — ص ۱۵۰ — ۱۳۸۱ھ

۲۰۶- مکتوباتِ اعظمیہ - مولانا محمد اعظم نوشاہی میرو والوی — ۹۶ — ۱۳۷۵ھ

۲۰۷- مکتوباتِ یوسفیہ - از مولانا محمد یوسف مردانوی — × — ۱۳۹۴ھ

سفرنامے : ۲۰۸- زینۃ الاوراق سفرنامۂ عراق - از حاجی نواب علی نوشاہی نوشہروی ×

نسب نامے، شجرے : ۲۰۹- تلخیص جمہرۃ النسب (عربی) — ۱۸ — ۱۳۸۵ھ

۲۱۰- گلزارِ فقرا از مولانا حکیم کرم الٰہی فاروقی — ۴۸ — ۱۳۸۱ھ

۲۱۱- گلزارِ آدم از مولانا حکیم کرم الٰہی فاروقی — × — ×

اوراد و عملیات : ۲۱۲- بستان الاوراد المعروف وظائف نوشہ ثانی مولانا قل احمد نوشاہی — ۱۷۴ — ۱۳۶۶ھ

[یہاں شرافت نوشاہی صاحب نے حافظ قل احمد پاک ذات کو نوشہ ثانی کہا ہے۔ جب کہ نوشاہی لٹریچر میں یہ لقب فقیر غلام محی الدین انصاری المعروف بخاری والد فقیر عزیز الدین وغیرہ وزرائے مہاراجہ رنجیت سنگھ کے لیے مخصوص ہے، جن کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ایک عظیم درویش بھی تھے اور پنجابی، اردو اور فارسی کے بلند پایہ شاعر، صاحبِ تصنیف اور گنج شریف ایسی کلیات کے مصنف بھی تھے۔ منیغم]

۲۱۳- جوامع الاسرار از حافظ محمد برخوردار نوشاہی، بحر العشق — ۵۳ — ۱۳۷۳ھ

۲۱۴- گنج الاسرار مبینہ تصنیف حضرت نوشہؒ مطبوعہ — ۳۵ — ۱۳۷۳ھ

۲۱۵- مخزن الاعمال المعروف بہ عملیات نوشاہ ثانی، قل احمد نوشاہی — ۱۲۲ — ۱۳۸۱ھ

	۲۱۶ - مخزن القادریہ از مولانا محمد حیات نوشاہی شرقپوری	×	۱۳۵۶ھ
	۲۱۷ - وظیفۂ امینیہ، محمد امین نوشاہی	۴۳	۱۳۹۱ھ
ادب :	۲۱۸ - جذباتِ عشق حصہ اوّل (نوشاہی شاعروں کا پنجابی کلام)	۴۳۴	۱۳۸۸ھ
	۲۱۹ - جذباتِ عشق حصہ دوم (نوشاہی شاعروں کا پنجابی کلام)	۱۲۵	۱۳۹۲ھ
	۲۲۰ - نفحاتِ امین - از محمد امین بن محمد فاضل نوشاہی نوشہروی	۳۹۲	۱۳۹۷ھ
	۲۲۱ - سیلابِ عشق از عنایت اللہ شاہد رضا شرافتی نوڑکوی	۸۱	۱۹۵۴ء
	۲۲۲ - کلیاتِ اشرف - از حکیم محمد اشرف منچری (فارسی، پنجابی، اردو کلام)	۲۵۰	۱۳۸۴ھ
	۲۲۳ - کلیاتِ قل احمد - از قل احمد منچری (فارسی، پنجابی، اردو کلام)	۱۱۴	۱۳۸۴ھ
	۲۲۴ - بہارِ عشق از سائیں خدا بخش درویش نوشاہی	اوراق ۱۸	۱۳۹۶ھ
	۲۲۵ - شاہ نامہ نوشاہی از غلام مصطفےٰ نوشاہی ساہن پالوی	×	×
	۲۲۶ - سی حرفی ہائے نوشاہی	۲۷۰	۱۳۹۴ھ
لغت :	۲۲۷ - لغاتِ نوشاہی فارسی، حافظ قل احمد نوشاہی		
طب :	۲۲۸ - مجرباتِ محمد شاہی از حافظ محمد شاہ نوشاہی	۲۴	۱۳۷۸ھ
	۲۲۹ - مصباح العلاج از حافظ قل احمد نوشاہی	۴۲	۱۳۸۸ھ
	۲۳۰ - مفتاح العلاج از حکیم حافظ الٰہی بخش مظہر حق نوشاہی	۴۴	۱۳۷۸ھ
متفرقات :	۲۳۱ - ترویح القلوب از محمد حیات ربانی نوشاہی	۱۹۸	۱۳۶۰ھ
	۲۳۲ - ثمرات الافکار از حافظ قل احمد نوشاہی	۷۸	۱۳۷۸ھ
	۲۳۳ - حقائق الآثار از حافظ جمال اللہ نوشاہی	۱۴	۱۳۷۳ھ
	۲۳۴ - حقائقِ نوریہ از مفتی حافظ نور اللہ نوشاہی رسول نگری	۸۰	۱۳۶۱ھ
	۲۳۵ - روضۃ الزکیہ فی حقائق العلیہ از حافظ الٰہی بخش مظہر حق نوشاہی	۲۰۶	۱۳۷۸ھ
	۲۳۶ - فہرست کتب خانہ اعظمیہ، مولانا غلام اعظم نوشاہی	×	۱۳۸۸ھ
	۲۳۷ - کتاب الفوائد از حافظ محمد شاہ نیک اختر نوشاہی	۳۵۶	۱۳۷۸ھ
	۲۳۸ - لطائف گل شاہی از مولانا گل محمد نوشاہی	۱۴۳	۱۳۸۱ھ

۲۳۹۔ وسائط العلوم از حافظ قل احمد نوشاہی	۱۷۴	۱۳۸۱ھ
۲۴۰۔ تبیان القرآن، از حافظ قل احمد نوشاہی	۳۰	۱۳۷۳ھ

پنجاب کے یہ نامور فرزند ۴ جولائی ۱۹۸۳ کو مختصر سی علالت کے بعد اپنے مالکِ حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے اور ۵ جولائی ۱۹۸۳ء کو صبح انھیں اپنے جدِ امجد اور دوسرے بزرگوں کے قریب ساہن پال تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں دفن کر دیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اگر وہ زندہ رہتے تو یقیناً ان یادداشتوں، حاصل مطالعہ اور تاریخی نتائج کو بھی صفحاتِ قرطاس پر منتقل کر دیتے جو ان کے ساتھ ہی وادیِ فنا کا حصہ بن چکے ہیں۔

اہلِ پنجاب، سلسلۂ نوشاہیہ سے منسلک حضرات اور تاریخ تصوف کے طالب علموں کے لیے یہ موت ایک بہت بڑا نقصان ہے۔ کیوں کہ اس سے جو کمی واقع ہوئی ہے، اس کا پورا کرنا مشکل ہی نہیں ناممکن بھی ہے۔

شریف احمد شرافت مرحوم الفاظ سے مادۂ تاریخ نکالنے میں بہت ماہر تھے، انھوں نے اپنے بیشتر معاصرین کی تاریخ ہائے ولادت و وفات وغیرہ نظم کی ہیں۔ اعجاز التواریخ کا موضوع یہی ہے۔ ان کی دوسری کتاب جو اس موضوع سے متعلق ہے، وہ اعداد التاریخ ہے جس میں ایک ہجری سے ۱۵۰۰ ہجری تک تاریخی مادے دیے گئے ہیں، اس لیے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ان کی وفات پر کہے ہوئے مادہ ہائے تاریخ دیے جائیں۔ یہ ان کے چند معاصرین کی کاوشِ فکر کا نتیجہ ہے جو ان کے اظہارِ غم کے لیے اس دنیائے فانی میں موجود ہیں۔

قطعۂ تاریخ وفات جناب شریف احمد شرافت نوشاہی

۱۔ علامہ محمد حسین عرشی امرتسری

پاک سیرت آں شرافت نوشہی　　از دلِ استقبالِ صورت موت کرد
سالِ ترحیلش بگوشش منتظر　　گفت ہاتف "پاک سیرت فوت کرد"

شرافت کہ بودہ مہ اوجِ علم　　جہاں تاب در علم و علم آمدہ
چو رفت از جہاں، سالِ ترحیلِ او　　"غروبِ مہِ اوجِ علم" آمدہ

از مرگِ شرافتِ محقق تحقیق تمام شد ہا دریغا
ہاتف تاریخِ رحلتِ او "تحقیق تمام شد" بگفتا
۱۴۰۳ھ

۲۔ سید نظیر لدھیانوی

عالمِ معقول شد مستور آہ دوستاں را رنج وکلفت رخ نمود
سالِ تاریخش ز ہاتف خواستم "آہ عالی مرتبت مرد" او سرود
۱۴۰۳ھ

۳۔ بشیر حسین ناظم

محقق، مدقق، لطافت شعار حکیم سخن، ماہرِ طب و طب
مسجل، موقر، مکرم، نبیل عجم ان کا مادح، موصف عرب
نگہبانِ تعلیم مردانِ حق قبولِ تصوف کے روشن سبب
خبر اُن کی رحلت کی سن کر ہوا کوئی نیم بسمل، کوئی جاں بلب
اگر چشم نرگس سے ڈھونڈے کوئی ملے گی مثال ان کی دنیا میں کب
جو پوچھا گیا ان کا حالِ رحیل گئے چھوڑ کر عالمِ فانی جب
سرحق سے ہاتف نے مجھ سے کہا مجسم شرافت، سراپا ادب
+۸ ۱۳۹۵ = ۱۴۰۳ھ

۴۔ محمد حسن میرانی بہاول پوری

حسن را ہاتفِ غیبی وصالش "شرافت معدنِ انوار" گفتا
قلم برداشتم چون بہرِ تاریخ ندا آمد "شرافت پیرِ و صدیق"
۱۴۰۳ھ

اسلام اور مذاہبِ عالم : مولانا محمد مظہر الدین صدیقی

مذاہبِ عالم اور اسلام کا تقابلی مطالعہ۔ یہ کتاب یہ بھی وضاحت کرتی ہے کہ اسلام انسان کے مذہبی ارتقا کی فیصلہ کن منزل تھی۔ اس نے تمام مذاہب کے حقائق کو یک جا کر کے اپنی وحدت میں سمو لیا۔

صفحات ۲۴۸ قیمت ۳۰ روپے

ملنے کا پتا : ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ، کلب روڈ، لاہور ۳

(بقیہ تاثرات)

کے لیے جو بائیس نکات مرتب کیے تھے، مفتی صاحب مرحوم اور حافظ کفایت حسین مرحوم نے ان کی ترتیب وتشکیل میں بہت حصہ لیا۔ ان دونوں بزرگوں نے اس میں شیعہ مکتبِ فکر کی نمائندگی کی۔

ملک کے تمام مسالکِ فکر کے اصحابِ علم پر مشتمل جو اسلامی نظریاتی کونسل بنائی گئی تھی، مفتی صاحب ابتدا ہی سے اس کے رکن چلے آرہے تھے۔ بھٹو دورِ حکومت میں اس کی کارکردگی پر عدم اطمینان کی بنا پر اس سے مستعفی ہوگئے تھے۔ موجودہ عہدِ حکومت میں انھیں اس کونسل کا دوبارہ رکن منتخب کیا گیا، لیکن جب فقہ جعفریہ کے بعض بنیادی مسائل کے سلسلے میں حکومت سے اختلاف پیدا ہوا تو ۳۰ اپریل ۱۹۷۸ کو اس سے استعفا دے دیا۔ ۱۲ اپریل ۱۹۷۸ کو انھیں بھکر میں شیعہ کے ایک بہت بڑے اجتماع میں قائد ملّت جعفریہ منتخب کیا گیا۔ ۲۰ جون ۱۹۸۰ میں حکومت نے زکوٰۃ و عشر کا نظام نافذ کیا تو ۵ جولائی ۱۹۸۰ کو اسلام آباد میں مفتی صاحب کی قیادت میں شیعانِ پاکستان کی کثیر تعداد نے حکومت کے سامنے اپنے نقطۂ نظر کی وضاحت کی، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حکومت نے ایک معاہدے کے ذریعے شیعہ حضرات کو زکوٰۃ و عشر کی وصولی سے مستثنیٰ قرار دے دیا۔

بہرحال مفتی صاحب مرحوم اپنے دور کے شیعہ مکتبِ فکر کے جلیل القدر عالم اور مجتہد تھے۔ بہت ذہین اور معاملہ فہم تھے۔ تمام مکاتبِ فکر کے اہلِ علم سے ان کے تعلقات و روابط تھے۔ ان کی وفات ایک عظیم علمی سانحہ ہے۔